محمد عمران اسلم☆

مغرب کا جرمِ مسلسل

اسلام اپنی تعلیمات کے اعتبار سے ایک کامل واکمل دین ہے۔ آج بھی اگر کسی دین پر سب سے زیادہ عمل کیا جاتا ہے تو وہ صرف اور صرف دین اِسلام ہے، اور اس دین کا مرکز ومحور حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ دنیا میں بسنے والے سوا ارب سے زائد محافظان ناموس مصطفی ﷺ ہر چیز کے بارے میں مصالحانہ رویہ اختیار کر سکتے ہیں، لیکن وہ اِسلام کی اقدار سے اپنی انتہائی مضبوط عقیدت کے بارے میں کوئی مصالحانہ رویہ اختیار نہیں کر سکتے۔

سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ سے محبت وعقیدت مسلمان کے ایمان کا بنیادی جز اور اسلام کی بنیادی قدر ہے اور کسی بھی شخص کا ایمان اس وقت تک مکمل قرار نہیں دیا جا سکتا جب تک رسول اکرم ﷺ کو تمام رشتوں سے بڑھ کر محبوب ومقرب نہ مان لیا جائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

«لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده وولده والناس أجمعين»

''تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے والد، بچوں اور تمام لوگوں سے پیارا نہ ہوجاؤں۔'' [صحيح البخاري:١٥]

توہین رسول سے مراد

توہین رسول سے مراد یہ ہے کہ کسی بھی قسم کی علامت، اشارہ، تحریر، تصویر یا قول کے ذریعے پیغمبر اِسلام کی ذات وصفات اور آپ کے منصب رسالت کے مقام ومرتبہ کو بدنیتی اور توہین آمیز رویہ سے کم کرنے کی کوشش کرنا یا اس میں ایسی زیادتی کی کوشش کرنا جو شرعاً جائز نہ ہو۔

مسلمان ہونے کے ناطے سے ہم پر سب سے برتر عائد ہونے والا حق اس ذات مصطفویت کا ہے جنہیں قرآن نے رحمة للعلمین کے لقب سے نوازا ہے، لیکن یہ نادان انسان اپنے خودساختہ حقوق کے غلغلے میں ایسے دین اور ایسے شخص کے حقوق پامال کرنے پر تلا بیٹھا ہے جو انسانیت کی معراج اور اِعزاز وتکریم کے اعلیٰ منصب پر فائز ہیں۔ ذاتِ نبوت ﷺ کی اِہانت کی کوششوں نے ان ممالک میں بسنے والوں کی تہذیب وشائستگی کا کچا چٹھہ پوری دنیا کے سامنے کھول کر رکھ دیا ہے جو رواداری، مذہبی مفاہمت، باہمی احترام وآشتی اور وسیع النظری کے خوبصورت نعروں سے بھری پڑی ہے۔ تہذیب مغرب کا بھانڈا بیچ چوراہے میں پھوٹ چکا ہے کہ اس کی بنیادیں ایسے دیدہ زیب نعروں پر قائم ہیں جو مفہوم ومعنی سے محروم ہیں۔

☆ فاضل كلية الشريعة، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

سلسلۂ اہانت

غیر مسلموں کی طرف سے دین اسلام پر یہ پہلا حملہ نہیں ہے بلکہ اس سے قبل بھی ایسی نازیبا حرکات کی گئیں جن پر مسلمانوں کا اشتعال میں آنا لابدی اُمر تھا۔

- ۸۰ء اور ۹۰ء کی دہائیوں میں ملعون سلمان رشدی کی کتاب 'شیطانی آیات' اور تسلیمہ نسرین کے ناول، جو سراسر دین اسلام کی توہین پر مبنی تھے کو خوب پذیرائی دی گئی۔
- جنوری ۲۰۰۸ء میں انٹرنیٹ پر ایک نیم برہنہ دوشیزہ کے سامنے مسلمانوں کو سجدہ ریز ہوتے ہوئے دکھایا گیا۔
- ستمبر ۲۰۰۰ء میں انٹرنیٹ پر قرآن کی طرف منسوب دو جعلی سورتیں پیش کی گئیں۔
- اکتوبر ۲۰۰۱ء میں نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب چھ تصاویر کے ساتھ ہتک آمیز مضامین شائع کیے گئے اور یہ دعویٰ کیا گیا کہ آپ ﷺ دنیا میں دہشت گردی کی وجہ ہیں۔ نعوذ باللہ
- نومبر ۲۰۰۴ء میں ہالینڈ میں ایک ایسی فلم ریلیز کی گئی جس میں اسلامی احکامات کا مذاق اڑایا گیا اور برہنہ فاحشہ عورتوں کی پشت پر قرآنی آیات تحریر کی گئیں۔
- جنوری ۲۰۰۵ء میں فرقان الحق نامی کتاب کو قرآن باور کروانے کی کوشش کی گئی۔
- ستمبر ۲۰۰۵ء میں جے لینڈز پوسٹن نامی ڈینش اخبار میں توہین رسالت کا ارتکاب کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے انتہائی توہین آمیز خاکے شائع کیے گئے۔ ان سب خاکوں میں سے سب سے توہین آمیز خاکہ وہ تھا جس میں نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ انور کو نعوذ باللہ کراہت آمیز مشابہت دے کر، عمامہ مبارک میں ایک بم کو چھپا ہوا دکھایا گیا۔

یہ خاکے ان دو سالوں میں گاہے بگاہے شائع ہوتے رہے، لیکن رواں سال میں ۱۳ر فروری کو ایک بار پھر نئی منصوبہ بندی اور اشتراک کے ساتھ انہی خاکوں کو دوبارہ شائع کیا گیا ہے اور ہالینڈ میں ایک ایسی فلم ریلیز کی گئی ہے جس میں نبی کریم ﷺ کا مذکورہ بالا خاکہ دکھایا گیا اور ساتھ ساتھ یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ دنیا میں قتل وغارت اور دہشت گردی کا سبب اسلام ہی ہے۔

نبی کریم ﷺ کی رحمت وشفقت

ان خاکوں کی مدد سے ایسے شخص کی توہین کا ارتکاب کیا گیا ہے جو پوری کائنات کے لیے رحمت وشفقت بن کر آیا۔ آپ ﷺ شدید خواہش کرتے کہ وہ ایک ایک شخص کو پکڑ کر گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر کامیابی کی راہ پر چلا سکیں تاکہ وہ دنیا وآخرت میں اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ سعادتوں کو پانے میں کامیاب ہوجائیں اور جو شخص ذائقہ ایمان کو پانے سے محروم رہ جاتا آپ ﷺ اس کے لیے سخت پریشان ہوجاتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ان الفاظ میں ڈھارس بندھوائی:

﴿لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ إِن نَّشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ﴾ [الشعراء:۳،۴]

''شاید کہ آپ ﷺ اپنے آپ کو اس بناء پر ہلاک نہ کر بیٹھیں کہ یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ تیرا رب اگر چاہے تو

آسمان سے ایسی نشانی نازل کرے کہ ان کو گردنیں جھکائے بنا چارہ نہ رہے۔"

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ﴾ [یونس:۹۹]

"کیا تو لوگوں کو اس قدر مجبور کرتا ہے کہ وہ ایمان لے کر ہی آئیں۔"

مزید فرمایا:

﴿أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ﴾ [الزمر:۱۹]

"وہ شخص جس پر عذاب کا فیصلہ ہو چکا ہے، کیا آپ اس کو عذاب سے بچانے پر مصر ہیں۔"

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"میری اور لوگوں کی مثال اس طرح ہے کہ لوگوں نے آگ جلائی، جب آگ جلنے کے سبب اردگرد کا ماحول روشن ہو گیا تو پروانے اور کیڑے مکوڑے اس آگ کے پاس آکر گرنے لگے۔ وہ شخص ان کو اس آگ سے دور کرتا ہے، لیکن وہ پروانے اس پر غالب آجاتے ہیں اور آگ میں گرتے رہتے ہیں۔

«فأنا آخذكم بحجزكم عن النار وهم يقتحمون فيها» [صحيح البخاري:٦٤٨٣]

"لوگو! میں تمہیں تمہاری کمروں سے پکڑ پکڑ کر آگ سے باہر دھکیلتا ہوں، لیکن تم اس میں گرنے پر مصر ہو۔"

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میں روز محشر چلتا ہوا عرش الٰہی کے نیچے پہنچ کر رب ذوالجلال کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پھر میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و توصیف کروں گا جس کی مجھ سے قبل کسی کے ہاں مثال نہ ہوگی۔ تب مجھ سے کہا جائے گا:

«يا محمد إرفع رأسك سل تعطه واشفع تشفع فأرفع رأسي فأقول: أمتي يا رب، أمتي يا رب فيقال يا محمد! أدخل من أمتك من لا حساب عليهم من الباب الأيمن من أبواب الجنة»

"اے محمد! اپنا سر اٹھا، جو مانگے گا تجھے دیا جائے گا اور جو سفارش کرے گا، تیری سفارش قبول کی جائے گی۔ تب میں کہوں گا کہ یا رب! میری امت، یارب! میری امت۔ تب کہا جائے گا کہ اپنی امت میں ایسے لوگوں کو جنت کے داہنے دروازے سے داخل کر لے، جن پر کوئی حساب نہ ہو۔" [صحيح البخاري:٦٣٠٤]

یہ لوگ جنت کے دروازوں میں دیگر داخل ہونے والوں کے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔ پھر مزید فرمایا:

"واللہ جنت کے دو کواڑوں کے مابین اس قدر وسعت ہے جتنی مکہ اور حمیر یا مکہ اور بصریٰ کے مابین ہے۔"

انبیاء کی توہین کرنے والوں کا انجام

وہ لوگ کس قدر بدبخت ہیں جو اپنے قلم سے کائنات کی عظیم ہستی کی شان گھٹانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ رسولوں کی توہین ایک ایسا جرم ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ﴾

"تم سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کا مذاق اڑایا جا چکا ہے، مگر میں نے ہمیشہ منکرین کو ڈھیل دی اور آخر کار ان کو پکڑ لیا، پھر دیکھ لو میری سزا کیسی سخت ہے۔" [الرعد:۳۲]

حضور اکرم ﷺ کو ایذا پہنچانے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا﴾

''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں اللہ نے لعنت فرمائی ہے اور ان کے لیے رسوا کن عذاب مہیا کر دیا ہے۔'' [الأحزاب:۵۷]

ایک جگہ پر ارشاد فرمایا:

﴿وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ﴾ [التوبة:۱۲]

''اور اگر عہد کر کے یہ لوگ اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین کی توہین کرنے لگیں تو کفر کے سرداروں سے جنگ کرو اور ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہ کرو اور ان سے قتال کرو تا کہ یہ باز آجائیں۔''

ڈنمارک اور وہ ممالک جنہوں نے آزادی اظہار رائے کے نام پر اہانت رسول کی کوشش کی، ان ممالک کے اس حوالے سے اپنے قوانین کچھ اور ہی نقشہ پیش کرتے ہیں۔

ڈنمارک کے کریمنل کوڈ میں یہ بات شامل ہے:

''ہر وہ شخص جو ملک میں قانونی طور پر مقیم کسی فرد یا کمیونٹی کے مذہب یا عبادات اور دیگر معاملات کی تضحیک کرے گا، اسے زیادہ سے زیادہ چار ماہ کی قید یا جرمانہ کی سزا دی جا سکے گی۔''

ایسے ہی ڈنمارک کے پینل کوڈ میں یہ بات درج ہے:

''ایسا کوئی بھی بیان یا سرگرمیاں جرم ہیں، جو کسی بھی کمیونٹی کے افراد کے لیے رنگ، نسل، قومیت، مذہب یا جنس کے حوالے سے دل آزار ہوں۔''

آسٹریا میں حضرت عیسیٰ کی توہین کرنے پر عدالت نے درج ذیل فیصلہ صادر کیا کہ

''دفعہ ۹ کے تحت مذہبی جذبات کے احترام کی جو ضمانت فراہم کی گئی ہے، اس کے مطابق کسی بھی مذہب کی توہین پر مبنی اشتعال انگیز بیانات کو بدنیتی اور مجرمانہ خلاف ورزی قرار دیا جا سکتا ہے۔ جمہوری معاشرے کے اوصاف میں یہ وصف بھی شامل ہے کہ اس نوعیت کے بیانات، اقوال یا افعال کو تحمل، بردباری اور برداشت کی روح کے منافی خیال کیا جائے اور دوسروں کے مذہبی عقائد کے احترام کو یقینی بنایا جائے۔''

بہر کیف کارٹونز کی اشاعت سے مغرب کا اصل چہرہ دنیا کے سامنے آچکا ہے۔ اب مسلمانوں کو جان لینا چاہیے کہ یہ لوگ ان کے خیر خواہ کبھی بھی نہیں ہو سکتے، لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ مغرب کی اندھا دھند تقلید کرنے کے بجائے تہذیب اسلامی کی طرف رخ کریں، کیونکہ اسلام ہی ایسی جائے پناہ ہے جس کے زیر عاطفت دنیا و آخرت کی بھلائیاں پنہاں ہیں اور یہی دین اکمل ہے جو شرف و کامرانی کی معراج ہے۔

***